طلب کیں، مگر ہیں نے کسی لمحے یہ محسوس نہیں کیا کہ یہ شخص اسلام کے نام کو مفاد کے لیے استعمال کر رہا ہے۔
الطاف صاحب نے خود جو کچھ دیکھا، سانحہ بہاول پور کا جو نقشہ سامنے آیا۔ جنازے کا جو منظر نگاہوں
سے گذرا، ان پہلوؤں کو انہوں نے بڑے حسنِ بیان سے پیش کر دیا ہے۔ اچھے لیے ہوئے چار انٹرویو تو
بھی پیش کر دیئے ہیں۔ شہید کے غیر ملکی دوروں کی روئیداد، ان کی تقاریر، شرقِ اوسط میں ان کے
اثرات جیسے موضوعات کے علاوہ بہت سے بلند پایہ اہلِ قلم کے نثر پارے اور منظوم تاثرات نیز
ڈائجسٹی ضرورت کے بعض ہلکے پھلکے مضامین بھی شامل ہیں۔

اس نمبر کے لیے الطاف حسن قریشی اور ان کے پورے ادارے کو مبارک باد!

قومیت اور وطنیت | جناب پروفیسر محمد سلیم۔ ناشر: ادارہ تعلیمی تحقیق، تنظیم اساتذہ، پاکستان
۸۔ اے ذیلدار پارک اچھرہ، لاہور۔

قومیت اور وطنیت شیطان کے ایسے دو حربے ہیں کہ ان کے ذریعے وہ انسانوں کے ہاتھوں انسانوں
کو لقمۂ ظلم بنواتا ہے۔ سید صاحب نے اس مختصر پمفلٹ میں اس فتنے کے دورِ جدید میں ابھار کا تذکرہ
حوالوں سے کیا ہے۔ قوم پرستی کے علمیات مغرب میں کیا تھے، پھر مشرق میں ثمرات کیا نکلے، پھر ترکی قومیت
اور عرب قومیت کے زہریلے شگوفوں کا ذکر، بھارت میں مسلم اقلیت کا حال، قومیت کے سینگوں
پر مغربی استعمار کس طرح کھڑا ہوا، اور آخری بڑے حصۂ تحریر میں مثبت طور پر اسلام کا نقطۂ نظر
واضح کیا ہے۔

آخر میں ضمیمے بہت ہی مفید ہیں۔ پہلا ہے مختلف ملکوں میں پائی جانے والی زبانوں اور نسلوں کے متعلق،
بہت جامع نقشہ ہے۔ دوسرا ہے ملکوں اور حکومتوں کی صورت گری میں مذہب کی کارفرمائی۔ بعد کے
ضمیمے سندھ سے متعلق ہیں۔ مثلاً سندھ میں کون کب آیا؟ وہاں سے کون کب گیا؟ سندھ میں بولی جانے والی زبانیں،
سندھی زبان سندھ سے باہر۔

مختصر سے پمفلٹ میں اتنا کچھ! وہی روایت صادق آتی ہے کہ چاول کے دانے پر سورۂ لٰسین کی لکھائی۔